سوال

(46) قضائے حاجت کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قضائے حاجت کے احکام کا تفصیلا کیان؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ئے حاجت کے احکام :

مندرجہ ذیل احادیث کے مطالعہ کے وقت اب سے چودہ سو برس پہلے کے عب کے حالات اور وہاں کی عادات اور اس دور کے تمدن کو پیش نظر رکھنا چاہیے ۔

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما الاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس اوفی ظلھم)) (مسلم)

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کہ لعنت کا سبب بننے والی دو باتوں سے بچو، صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت وہ دو باتیں کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا : کہ ایک یہ کہ آدمی راستہ میں قضائے حاجت کرے اور دوسرے یہ کہ ان کے سایہ میں ایسا کرے ۔ ‘‘

ستہ اور سایہ سے بچنا :

چلتے ہوں یا سایہ کی جگہ میں آرام کے لیے بیٹھتے ہوں اگر کوئی گنوار آدمی وہاں حاجت کرے گا تو لوگوں کو اس سے اذیت اور تکلیف پہنچے گی، اور وہ اس کو بُرا بھلا کہیں گے، اور لعنت کریں گے، لہٰذا ایسی باتوں سے بچنا چاہیے اور سنن ابی داوٗد میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث ،

ل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احدٌ)) (ابو داوٗد)

عالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ قضائے حاجت کے لیے باہر جانا ہوتا، تو اتنی دور اور ایسی جگہ تشریف لے جاتے، کہ کسی کی نظر آپ پر نہ پڑ سکتی ۔ ‘‘

مائے حاجت کے لیے دُور جانا :

نے انسان کی فطرت میں شرم وحیا اور شرافت کا جو مادہ ودیعت رکھا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان اس کی کوشش کرے کہ اپنی اس قسم کی بشری ضرورتیں اس طرح پوری کرے، کہ کوئی آنکھ اس کو نہ دیکھے، اگرچہ اس کے لیے اس کو دُور سے دُور جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ؑ

ہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ او یتوضاء فیہ فان عامۃ الوسواس منہ)) (ابو داوٗد)

بداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پہلے پیشاب کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے کیوں کہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ‘‘

مانے میں پیشاب کی ممانعت :

ہی غلط اور بڑی بے تمیزی کی بات ہے کہ آدمی اپنے غسل کرنے کی جگہ میں پہلے پیشاب کرے اور پھر وہیں غسل یا وضو کرے ایسا کرنے کا ایک بُرا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب کی چھینٹوں کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں، اس آخری جملہ سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا تعلق

ن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی حجر))

وٗد و نسائی)

بن جرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ تم میں سے کوئی کبھی ہرگز کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرے ‘‘

راخ میں پیشاب کرنا :

یں جو سوراخ ہوتے ہیں وہ عموماً حشرات الارض کے ہوتے ہیں، اگر کوئی گنوار آدمی یا نادان بچہ کسی سوراخ میں پیشاب کرے، تو ایک تو اس میں رہنے والے حشرات الارض کو بے ضرورت اور بے فائدہ تکلیف ہوگی، دوسرے یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ سوراخ سانپ بچھو جیسی کسی زہریلی شے کا ہو اور وہ اچانک نز

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرہ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث)) (ابو داوٗد، ابن ماجہ)

لی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قضاء حاجت کے ان مقامات میں خبیث مخلوق شیاطین وغیرہ رہتے ہیں، پس ر تم سے کوئی جب بیت الخلاء جائے تو چاہیے کہ پہلے یہ دعا کرے، کہ میں اللہ کی پناہ لیتا ہون، خبیثوں اور خبیثنیوں سے ۔ ‘‘

ء حاجت کے وقت دعا پڑھنا :

ہارت اور نظافت اور ذکر اللہ سے اور ذکر وعبادت سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے، اسی طرح شیاطین جیسی خبیث مخلوقات کو گندگیوں سے اور گندے مقامات سے خاص نسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں ۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو یہ تعلیم

ن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخرج من الخلاء قال غفرانک)) (ترمذی، ابن ماجہ)

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ حاجت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے غفرانک (اے اللہ تیری پوری مغفرت کا طالب وسائل ہوں ۔ ‘‘

حاجت کے بعد دُعا کا فلسفہ :

بر ۷، شمارہ نمبر ۴)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارۃ جلد 1 ص 47-50